



إذ الفضل للربيع يورثه يساع عسى يعثك بك ما يحسن



# الفضل قاديان

غلام نبی

ایڈیٹر

The ALFAZL QADIAN.

بنیاد مولوی محمد الیاس صاحب  
جامع مسجد ادری والی خورد - ضلع گورداسپور  
Shadi walkhurd

الفضل قادیان

تاریخ کا پتہ  
الفضل قادیان  
قیمت لائے بیسی بیس روپے

قیمت لائے بیسی بیس روپے

تیسرا مورخہ ۵ جولائی ۱۹۳۲ء شنبہ مطابق ۲۸ صفر ۱۳۵۱ھ جلد ۲۰

## حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پیرنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

### ذریعہ ہست کا اعلان نہایت مناسب اور باموقع ہے

کہ اس سے راؤ ڈیٹیل کا نفرنس کو مستوح کر دیا گیا ہے۔ یہ درست نہیں۔ اگر راؤ ڈیٹیل کا نفرنس ان افراد کا نام تھی۔ جو اس کے ممبر تھے۔ تو ہمیشہ کے لئے وہ ٹوٹ گئی۔ لیکن اگر یہ ہندوستان اور انگلستان کے نمائندوں کے آزاد تبادلہ خیالات کا نام تھا۔ تو وہ ٹوٹی نہیں۔ بلکہ پہلے سے کھل ہو گئی ہے۔ کیونکہ پہلے اس کا نفرنس میں حکومت کے نمائندوں کے سوا دوسری برطانوی پارٹیوں کے نمائندے ذاتی حیثیت میں شامل ہوتے تھے۔ اور پارلیمنٹ کی ما

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایڈیٹر قادیان سے ذریعہ ہست کے تازہ اعلان کے متعلق انٹرویو کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ میری رائے میں یہ اعلان نہایت مناسب اور باموقع ہے اس میں مسلمانوں کے اس مطالبہ کا بھی جواب آ گیا ہے۔ کہ ان کے حقوق کے متعلق قطع فیصلہ کیا جائے۔ اور ہندوؤں کے اس مطالبہ کا بھی کہنگی حقوق کا جلد سے جلد فیصلہ کرنا چاہیے۔ آپ نے فرمایا۔ جو لوگ اس اعلان کے خلاف یہ کہہ رہے ہیں۔

## المنیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایڈیٹر قادیان نے وزیر اعلیٰ ہند میں آنکھوں کا معائنہ کرانے کے بعد آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے اجلاس لاہور میں شمولیت فرمائیں گے۔ اور ہجرت انارڈھ ججہ تک وارد دارالانام ہوں گے۔  
میاں رحیم بخش صاحب کتب فروش امرتسری جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرائے صحابی تھے۔ چند روزہ بیمار تھے۔ موتیا بیمار رہ کر ۲۔ جولائی ۱۹۳۲ء سال امرتسر میں وفات پا گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔  
نورانی قادیان لائی گئی۔ مولانا سید محمد ہرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم مقبرہ ہستی میں دفن کئے گئے۔ احباب دعا سنے حضرت فرمائیں۔  
میاں عبد الرحمن صاحب کاغانی کئی دنوں سے بیمار تھے۔ بخار بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔



# دینی خدمت کیلئے ازبیری کارکنوں کی ضرورت

# اتباء احمدیہ

کمیٹی کی صورت میں سب پارٹیوں کی شمولیت ایک قانونی حیثیت رکھے گی۔ اور اس طرح آزادی بہت کم مسد ایک قدم آگے بڑھ جائے گا۔ اگر اس کمیٹی کے ساتھ فکر مسودہ کا فیصلہ کرنے والے ہندوستانیوں کی حیثیت کم رکھی جاتی۔ تو ہندوستانیوں کو اعتراض ہو سکتا تھا۔ لیکن جب ان کی حیثیت قومی ہے۔ جو پیسے تھی۔ تو پارلیمنٹری کمیٹی کے ساتھ مل کر کام کرنے کی دعوت کے معنی یہ ہیں کہ ہندوستانیوں کو وہی شہیتہ دے دی گئی ہے۔ جو برابر کے متعاہدین کو حاصل ہوتی ہے۔ پس ہندوستانیوں کو اس پراسوس کی بجائے خوش ہونا چاہیے۔ اور بچوں کی طرح حقیقت کو قبول کر کھولنے کے مطالبہ کے لئے رونا نہیں چاہیے۔

آپ نے فرمایا۔ پھلپلی کانفرنس میں بہت سے غیر ضروری آدمی تھے۔ اور ان کی وجہ سے کام میں روک ہو رہی تھی۔ اب اگر پنجاب۔ بنگال اور صوبہ سرحد سے ایک ایک مسلمان ادرین مسلمان اور سوبوں سے لے لئے جائیں۔ ہندو۔ سولہ غیر مسلم لے لئے جائیں۔ تو آئندہ حکومت کے ڈھانچے کا فیصلہ زیادہ آسانی سے ہو سکے گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ دن دینی اور رات یوگنی ترقی کر رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے بہت سے درجے جن کی نسبت ہمیں خیال تھا۔ کہ آئندہ آنے والی خوش قسمت نسلیں ان کو پورا ہوتے ہوئے دیکھیں گی۔ وہ ہماری آنکھوں کے سامنے پورے ہو رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ اور اچھی ہم و کریم کی دین ہے۔ ہم میں کوئی خوبی نہیں۔ اس لئے اس رحیم و کریم ہستی کے فضلوں اور احسانوں کے سامنے شرمندگی سے ہماری گردنیں جھکی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی بڑھتی ہوئی کرم فرمائیں کا اہل بنائے۔ اور ہمیں وہ جذبہ ایثار و قربانی۔ اور وفاداری عطا فرمائے۔ جن کو دیکھ کر دنیا کی قومیں حیران ہوں اور ہمارا آقا خوش۔

لیکن اس غیر معمولی ترقی کے ساتھ ساتھ ہماری ذمہ داریاں اور ضروریات بھی بڑھ رہی ہیں۔ اور ہم لوگ جو اس وقت قادیان میں کام کر رہے ہیں۔ اس بات کو بڑے زور سے محسوس کر رہے ہیں کہ باوجود کوشش کے ہم ان تمام فرائض کی ادائیگی سے عمدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ان تمام احباب سے جو پیشینہ لے کر گورنٹ سروس سے سبکدوش ہو رہے ہیں۔ یا اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی فارغ البالی عطا کی ہے۔ کہ بلا تکلف اپنا وقت کئی باجائی طور پر اللہ تعالیٰ کے راستے میں خدمت اسلام کے لئے دے سکیں۔ اپنے اساتے گرامی ارسال کر کے بندہ کو ممنون فرمائیں۔

ایسے اساتے کے پونچنے پر مناسبت اور اہلیت کو مد نظر رکھتے ہوئے دین کی ضروری خدمات ان کے سپرد کی جائیں گی۔ اور ایک انتظام کے ماتحت کام تقسیم کیا جائے گا۔

کوشش تو یہی ہونی چاہیے۔ کہ زندگی کے چند ایام جو اس دنیائے دُور کی کشاکش سے بچ گئے ہیں۔ دیار محبوب میں گزارے جائیں۔ لیکن جو احباب کسی مجبوری یا مصلحت کے باعث ابھی اپنے وطن کو نہ چھوڑ سکتے ہوں۔ وہ بھی اپنے نام بھیج دیں۔ ایسے احباب ان کے علاقہ میں ہی کام لیا جائے گا۔

جو دوست اس سے قبل کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے نہایت مفید سے مفید کام کیا ہے۔ تاہم نظام جماعت یہ چاہتا ہے کہ وہ بھی اپنے ناموں سے اطلاع دین اور جو خدمت وہ بجالا رہے ہیں۔ اس کا بھی ذکر فرمائیں۔ مشکور ہو گا۔

ناظر اسٹیٹس قادیان ۲۸ جون۔

آپ نے سر عبد الرحیم کے اس خیال کی تائید کی۔ کہ آئندہ منتخب شدہ نمائندوں کو ہندوستان کے مختلف فیہ مسائل کے فیصلہ کا موقع دینا چاہیے۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے شروع میں ہی اس امر پر زور دیا تھا۔ کہ نمائندے ہر قوم کی طرف سے منتخب ہو کر جانے چاہئیں۔ لیکن جبکہ گورنٹ کو اس پر زیادہ اعتراض نہ تھا۔ مسلمانوں اور ہندوؤں نے خود اس طریق کو پسند کیا۔ کیونکہ وہ خیال کر رہے تھے۔ کہ اس سے ان کے درمیان باہمی رقابت کا دروازہ کھل جائے گا۔ لیکن آپ نے فرمایا۔ ہندوؤں کی غلطی تھی اگر ہم اس موقع پر بھی ذاتی بڑائی کے خیال کو ترک نہیں کر سکتے تو یقیناً ہم اس اہم بوجھ کے اٹھانے کے اہل نہیں۔ جس کا ہم مطالبہ کر رہے ہیں۔ مگر خیر جو کچھ ماضی میں ہو گیا۔ سو ہو گیا۔ اب چاہیے کہ اسمبلی اور کونسلوں کو انتخاب کا موقع دیا جائے۔ اس کا نتیجہ یقیناً اچھا ہوگا۔ اور اول تو سمجھو نہ جلدی ہو جائے گا۔ اور اگر کچھ نہ ہوگا۔ تو ملک پر اس کے لیڈروں کی حقیقت کھل کر حکومت کی ذمہ داری بہت کم ہو جائے گی۔

آپ نے آرڈی نیشنوں کے متعلق بیان کیا۔ کہ جب وہ جاری ہوئے تھے۔ اس وقت بعض لوگوں کے اعتراض کی حکمت سمجھ میں آتی تھی۔ مگر اب جبکہ تجربے بنا دیے ہیں۔ کہ عام طور پر حکومت نے ان اختیارات کو نہایت نرمی اور تدبیر سے استعمال کیا ہے۔ ان پر اعتراض کرنا بالکل بے مستی ہے۔ اور خواہ مخواہ تشدد کرنے والوں کو جرأت دلانا ہے۔ آپ نے اس پر غور کیا۔ کہ ملک کے دوسرے لیڈر جسے حکومت کے لئے باندھنے کی ضرورت ہے۔ اس کا خیال کیا ہے۔ لیکن اب یہ سبھی کچھ جاننے کے بعد اس کے عقائد کا

**چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو مبارکباد**  
اتفاق رائے سے پاس کیا ہے۔ کہ یہ انجمن چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو ان کے دائرے کے بہادر کی ایگزیکٹو کونسل کا ممبر مقرر ہونے پر مبارکباد پیش کرتی ہے۔ اور گورنٹ کا اس نہایت موزوں انتخاب پر شکریہ ادا کرتی ہے۔ نیز اس انتخاب کی سوز و گداز کا تار و پود اپنے ہند کو بھی ارسال کیا گیا۔ خاکسار غلام قادر شرقی سکرٹری انجمن احمدیہ گلگت۔

**درخواست ہاد عار**  
۱۔ میرالو کا ایک ماہ سے پہلے احباب دماغ سے صحت کریں۔ خاکسار

شعبہ صبر سنوری ۲۰۔ میرالو کا کئی ماہ سے بیمار ہے۔ اور بہت کمزور ہے۔ احباب سے صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ خاکسار فقیر احمد۔ احمدی۔ جانتے صرھیادی ۲۰۔ ۳۰۔ ۳۰۔ کچھ عرصہ سے ایک بیماری میں مبتلا رہوں۔ احباب دعا کریں۔ قادیان سلفق شفا دے۔ خاکسار م۔ ۱۔ ح۔ غیر وز پور۔

**اعلان نکاح**  
امیری لڑکی مسماۃ کثیرہ فاطمہ بیگم کا عقد علیہ القفا احمدی ولد غلام صاحب عبد العظیم صاحب

چیت سنوری انسپیکٹر ساکن بنارس کے ساتھ بیومن مبلغ پانچ سو روپے ایک اشرفی ۲۹۔ ۲۹۔ ۲۹۔ کو ہوا۔ خاکسار عنایت اللہ خانا ڈراما قسطنطنیہ آباد۔

**دعا مغفرت**  
انہ قریشی محمود احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ محمود آباد کا لڑکا انورا احمد بقضائے آہی وفات پا گیا ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ مولاکریم دالین کو منجھیل عطا فرمائے۔ اور نعم البدل بخشے۔ خاکسار محمد قاضی ازغانیوال

۲۔ بلادرم محبوب عالم صاحب کی اہلیہ اچانک فوت ہو گئی ہے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد ابرہیم نقی پوری

۳۔ خاکسار کی اہلیہ ۲۵۔ جون کو فوت ہو گئی ہے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار محمد منیر لاہور چھاڈانی۔

# مظلومین ریاست کی آمد

جب علاقہ کھڑی کے مظلوم مسلمان ترک وطن کر کے جہلم آئے تھے۔ تو مسلمانان جہلم نے ان کی مدد کے لئے رشتہ کے ہر طبقہ و خیال کے سرکردہ اصحاب سے اپنا ہاتھ باندھا۔ ان سے ہر مسلمان آگاہ ہے۔ جو روپیہ بچ رہا تھا۔ اس کے مستحق مسلم مظلوموں کی قافلوں کو دیکھنے کے لئے ان کے ہاتھ باندھے۔ لیکن اب جبکہ آل انڈیا کونگریس کے دیکھنے والے مظلوموں کی بہترین خدمت کرنے والے ہیں۔ اس کا بھی ذکر فرمائیں۔ مشکور ہو گا۔

مظلوموں کی قافلوں کو دیکھنے کے لئے ان کے ہاتھ باندھے۔ لیکن اب جبکہ آل انڈیا کونگریس کے دیکھنے والے مظلوموں کی بہترین خدمت کرنے والے ہیں۔ اس کا بھی ذکر فرمائیں۔ مشکور ہو گا۔



# الفضل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نمبر ۲ قادیان دارالامان مورخہ ۵ جولائی ۱۹۳۲ء جلد ۳

## جدید آرڈینیمنس کے نفاذ کی ضرورت

### ہر امن پسند کو قیام امن میں مدد دینی چاہیے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

#### کانگریس کی امن شکن تحریکات

کانگریس نے باوجود عدم تشدد کے دعویٰ کے جو خلافت قانون اور امن شکن تحریکات جاری کر رکھی ہیں۔ ان کی وجہ سے ملک کا امن و امان نہایت ہی خطرہ میں پڑ چکا ہے۔ حکومت نے اس حالت کا مقابلہ کرنے اور خلافت قانون افعال کو روکنے کے لئے آرڈیننس جاری کئے۔ مہنگائی قوانین نافذ کئے۔ خاص عدالتیں مقرر کیں۔ اور مجرموں کو ان کے جرائم کے لحاظ سے سزائیں دی جا رہی ہیں لیکن اس کا نتیجہ زیادہ سے زیادہ یہ ہوا ہے کہ ظاہری سرگرمیوں سے اخفا کا رنگ اختیار کر لیا ہے۔ اور اندر ہی اندر مواد پک رہا ہے جو کہیں نہ کہیں پھوٹ بھی پڑتا ہے۔ یہ صورت حالات نہایت ہی افسوسناک بلکہ خطرناک ہے۔ مگر حکومت کے لئے بھی سوائے اس کے کیا چارہ ہے۔ کہ تشدد اور قانون شکنی کو روکنے کے لئے جس قدر قوت استعمال کر سکتی ہے۔ کرے۔

#### وزیر ہند کا اعلان

یہی وجہ ہے کہ ایسے جیکے ۳ جولائی کے ساتھ آرڈینیمنسوں کی میعاد ختم ہو رہی تھی۔ وزیر ہند نے ہندوستان میں اپنی حکومت کی پالیسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایسی خاص قوانین کی ضرورت ہے کیونکہ صورت حالات ایسی تکبیر منصفی ہے۔ اور ہم اس بات کا نتیجہ کر چکے ہیں۔ کہ ہمارے اثر و اقتدار کے خلاف جو پلینج دیا گیا ہے۔ اس کا قطعی طور پر استیصال کر دیا جائے۔

#### جدید آرڈینیمنس

چنانچہ ۳ جون کو حکومت ہند نے ایک خاص اختیارات کا آرڈیننس جاری کر دیا ہے جس کے رو سے ختم ہونے والے آرڈینیمنسوں کے اکثر اختیارات کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔ جو دفعات چھوڑ دی گئی ہیں۔ وہ عام استعمال کی اشیاء پر اقتدار اور سامان وغیرہ

پر قبضہ۔ زائد پولیس کی بھرتی۔ اور فواید عامہ کے کام پر اقتدار کے اختیارات کے متعلق ہیں۔

#### آرڈینیمنس سے متعلقہ اعلان

اس آرڈینیمنس کے نفاذ کے متعلق اتنا لحاظ رکھ لیا گیا ہے کہ سارے ہندوستان میں نہیں۔ بلکہ بعض خاص خاص علاقوں تک اسے محدود رکھا گیا ہے۔ چنانچہ برطانوی ہند کے متحدہ ذیل حصوں میں اس کی کسی دفعہ کا نفاذ عمل میں نہیں آئے گا۔

الف۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ کے پانچ اضلاع میں سے چار میں۔

ب۔ پنجاب کے اتنی اضلاع میں سے سترہ جن میں دو اضلاع کے علاوہ تمام مٹان اور راولپنڈی ڈویژن شامل ہیں۔

ج۔ صوبہ جات متحدہ کے اڑتالیں اضلاع میں سے چھ ہیں۔

د۔ بنگال کے گیارہ اضلاع۔

۵۔ صوبہ جات متوسط کے بائیس اضلاع میں سے دس۔

۶۔ آسام کے چودہ اضلاع میں سے چھ۔

گویا شمالی ہندوستان میں شمال مغربی سرحدی صوبہ پنجاب اور صوبہ جات متحدہ کے نصف سے زیادہ اضلاع میں اس کوئی آرڈیننس نافذ نہیں ہوگا۔ کچھ اور علاقوں کو بھی بعض دفعات سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔

#### حکومت کی مجبوری

اس کے علاوہ جہاں وزیر ہند نے کہا کہ۔ یہ اختیارات کامل اختیار اور ہندوئی کے ساتھ مقابلی ضرورت ہے کہ مطابق استعمال کئے جائیں گے۔ ہر ضلع اور صوبہ کے حالات کا لحاظ رکھا جائے گا۔ وہاں حکومت ہند نے بھی یہ اطمینان دلانے کی کوشش کی ہے کہ

ان اختیارات کو بڑی احتیاط سے استعمال کیا جائے گا۔ اس سے ظاہر ہے کہ حکومت بوجہ مجبوری خاص اختیارات کا نفاذ کر رہی ہے۔ چونکہ کانگریسیوں کی امن شکن سرگرمیوں کو نظر انداز کر دینا ناممکن ہے۔ اور حکومت کو مفلوج قرار دینے کے مترادف اس لئے حکومت ان کا مقابلہ کر رہی ہے۔ اور اس وقت تک کرتی رہے گی۔ جب تک اسے ملک کے امن و امان کے متعلق خطرہ لاحق رہے گا۔

#### کانگریسیوں کا رویہ

حکومت نے نئے آرڈیننس میں پہلے کی نسبت بہت بڑی کمر اور کئی علاقوں کو مستثنیٰ قرار دے کر بھی اس بات کا ثبوت پیش کیا ہے۔ کہ وہ اصلاح حالات پر ہر وقت خاص قوانین کے نفاذ کو روکنے کے لئے تیار ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ کانگریسیوں نے ابھی تک قیام امن کی فطرت محسوس نہیں کی۔ ان کی طرف سے اور ان کے حامیوں کی طرف سے یہ تو کہا جاتا ہے کہ خاص قوانین جاری نہیں کرنے پائیں لیکن یہ کوشش نہیں کی جاتی۔ کہ جو وجوہات ان قوانین کی داعی ہیں۔ وہ ظور پذیر ہوں۔ خلافت قانون تحریکات کا ابھی تک جلی استعمال نہیں ہوا۔ بلکہ ان کے لئے نئی نئی صورتیں اختیار کی جا رہی ہیں۔ عام لوگوں کے امن کو برباد کیا جا رہا ہے۔ انہیں جانی اور مالی نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ اعلیٰ افسروں کے قتل کے حادثات اب بھی ہو رہے ہیں۔ جب یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ اور اسے روکنے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ تو حکومت سے یہ کس طرح کہا جاسکتا ہے۔ کہ وہ خاص قوانین جاری نہ کرے۔

#### قانون کی حوصلہ افزائی

وہ لوگ جو ہر موقع پر اور ہر آرڈینیمنس کے خلاف آواز اٹھانا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کیوں اس بات کا ذمہ نہیں لیتے کہ کانگریس کی طرف سے کوئی خلافت قانون اور خلافت امن کا رد دیا نہ ہونے دیں گے۔ اس قسم کا ذمہ لینا تو الگ رہا۔ ان کی تو یہ روش ہے۔ کہ جہاں سہ بات میں حکومت کو کوستا۔ اور ہر امر کی مخالفت کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ وہاں ہر موقع پر امن شکنوں کی حوصلہ افزائی کرنا واجب جانتے ہیں۔ ہر قانون شکنی پر۔ ہر خلافت امن حرکت پر ہر شرارت پر۔ اور ہر سرکاری افسر کے کشت و خون کے حادثہ پر ساری ذمہ داری حکومت پر ڈال دی جاتی ہے۔ اور یہ کہہ کر قانون شکنوں۔ بد امنی پھیلنے والوں۔ شرارت پسندوں اور سفاکوں کو بڑی تراد سے دیا جاتا ہے کہ کیوں حکومت نے ان کے آگے اس وقت تک تسلیم ختم نہیں کر دیا۔ کیوں ان کے منشا اور خواہش کو ابھی تک پورا نہیں کیا۔ اور کیوں ان کی مرضی کے خلاف چل کر انہیں مستحق قرار دیا جاتا ہے۔

#### تازہ مثال

اس قسم کی تازہ ترین مثال ملاحظہ ہو۔ ڈاکٹر میں جو افسر حال



قل کیا گیا ہے۔ اس کا حال دیتا ہوا پنجاب میں کانگرس کا سب سے بڑا شیلیائی اخبار ٹاپ (۳۰ جون) لکھتا ہے۔  
 "ہم یہ مانتے ہیں کہ اس طرح کے قتل کرنے والے نہایت کمزور دماغ کے آدمی ہوتے ہیں۔ ہم یہ سب کچھ مانتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی ہم اس بات سے انکار نہیں کر سکتے کہ ان لوگوں کے دماغوں کو اس حد تک متعلل کرنے کی ذمہ دار حکومت کی موجودہ پالیسی ہے۔"

اگر بے گناہ افسردوں کے قتل کے جواز میں یہ وجہ پیش کی جا سکتی ہے۔ اور اس طرح ظالم قاتلوں کو بڑی قرار دیا جا سکتا تو دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا مجرم ہی قابلِ تعزیر نہیں ہو سکتا کیونکہ ہر ایک مجرم کہہ سکتا ہے کہ فناں چیز نے میرے دماغ کو اس قدر مشتعل کر دیا کہ میں نے اس فعل کا ارتکاب کیا۔ یہ نہایت ہی فحش و طرہ عمل ہے۔ اور ایسے ہی لوگوں کی وجہ سے اس کا اندھا نہیں ہوتا۔ اصل ہی لوگ آرڈی جنسوں کے جاری ہونے کا موجب ہیں۔

**امن پسندوں کا فرض**

چونکہ قانون شکنوں اور ان کے نادان دوستوں کی وجہ سے ایک طرف تو عوام اناس کو بے حد جانی اور مالی نقصان پہنچ رہا ہے۔ دوسری طرف حکومت خاص تو امن نافذ کرنے پر مجبور ہو رہی ہے۔ اور تیسری طرف ہندوستان کی آئینی ترقی کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ اس لئے ہر امن پسند انسان کا فرض ہے کہ ملک میں قیام امن کی کوشش کرے۔ اپنے اثر و رسوخ اپنی کوشش اور سعی سے جہاں تک ممکن ہو۔ قانون شکنی کے مفرت لوگوں کو سزا اور اس سے باز رہنے کی تمین کرے۔

**ڈاکٹر منجے کا مشورہ ہندوؤں کو**

دنیا کی تہذیب و ثقافت میں بڑوں کے لئے چھوٹوں پر قلعہ اور رہ بانی کرنا اعلیٰ و صفت اور ان کی شان کے شایا صفت قرار دی گئی ہے۔ لیکن ہندو سماجی تہذیب اس کے بالکل الٹ کہتی ہے۔ چنانچہ اس کے ترجمان ڈاکٹر منجے نے ہندوؤں کو مسلمانوں کا بڑا بھائی قرار دیتے ہوئے کہا ہے۔  
 "ہندو اور مسلمان دونوں بھائی بھائی ہیں۔ بڑا بھائی ہندو۔ چھوٹے بھائی مسلمان کے کان میں بچ کر آئے ہیں۔"

مطلب یہ کہ رام راج کے اصل کے مطابق بھارت مانا کی زمام حکومت تو بڑے بھائی کے ہاتھ میں ہونی چاہیے۔ اور چھوٹے بھائی کو راہ راست پر لانے کے بہانے سے تباہ و برباد کر دینا چاہیے۔ حالانکہ ہندو سماجیوں کو چاہیے یہ تھا کہ سب وہ اپنے موٹہ بڑا بھائی بننے میں توجہ سے چھوٹا بھائی قرار دیتے ہیں۔ اس کے کان میں بچنے

کے لئے تیار نہ ہو جاتے۔ بلکہ اپنے سن سوگ سے اسے مطمئن کرنے کی کوشش کرتے۔ لیکن کہاں ہندو۔ اور کہاں سن سوگ۔

**کشمیر میں خط ناک قحط**

آج کل کشمیر میں غلہ کی سخت گرانہ ہے۔ اور خط ناک قحط رونما ہو رہا ہے۔ لوگ بے حد تکالیف و مصائب میں مبتلا ہیں۔ لیکن حکومت کشمیر سب کچھ دیکھتی ہوئی نہ صرف خاموش بیٹھی ہے۔ بلکہ کشمیر میں غلہ کی درآمد پر ناقابلِ برداشت محصول وصول کر رہی ہے۔ چنانچہ خود ہندو اخبارات کا بیان ہے کہ جن لاریوں پر غلہ لاد کر لایا جاتا ہے۔ ان کے ایک دفعہ سری گرانے کافی لاری تیس پے روڈ وول وصول کیا جاتا ہے۔ اور چار آنے فی پوری چوکنگی کی جاتی ہے۔ اس وجہ سے بہت تھوڑا غلہ کشمیر میں پہنچ رہا۔ اور نہایت گراں فروخت ہو رہا ہے۔ ریاست کو چاہیے کہ فی الفور نہ صرف ہر قسم کے محصولات غلہ کی درآمد پر معاف کر دے۔ بلکہ خود غلہ لانے کے انتظامات کرے اور بے چارے غریب اور مفلوک لعمال لوگوں کے لئے ہر جگہ سرکاری انتظام کے ماتحت دوکانیں کھلوادے۔

سیاسی مصائب اور مشکلات نے ہندوستان کشمیر کو پہلے ہی بہت ستا رکھا ہے۔ اگر قحط سالی کی وجہ سے انہوں نے اپنے آپ کو موت کے منہ میں پایا۔ تو خطرہ ہے کہ ان کے سیر کا پیمانہ چھٹک نہ جلے۔ پس قحط کی مصائب سے نجات دلانے کے لئے حکومت کشمیر کو خاص انتظامات کرنے چاہئیں۔ اور چونکہ زیادہ تر آباد مسلمانوں کی ہے۔ اور ریاست کی نوازشات کے مدد سے غربت و فلاکت کے بھی سب سے زیادہ ڈوبی شکار ہیں۔ اس لئے قحط زدہ لوگوں کی امداد کے لئے مسلمان افسر مقرر کئے جائیں۔

**عیسائیوں کی مذہب دہشی**

اہل یورپ کو لاندہ مذہب کہا جاتا ہے۔ اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ مذہب کی ان کی نگاہ میں کچھ بھی قدر قیمت نہیں ہے۔ لیکن حال میں کیتھولک عیسائیوں کی ذہن میں جو کانفرنس ہوئی ہے۔ اور اس کی مختصر سی اطلاعات جو ہندوستان میں پہنچی ہیں۔ ان سے اس خیال کی پر زور تازید ہوتی ہے۔

ریپورٹر کا بیان ہے کہ اس موقع پر یورپ کے مختلف ممالک سے اس قدر لوگ آئے۔ کہ ان کی مجموعی تعداد کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ یہ خیال ہے کہ چھ سات لاکھ سے زیادہ انسانوں کا اجتماع تھا۔ پاپائے روم کے نمائندے کارڈیل لاری نے اس مذہبی کانفرنس کی صدارت کے فرائض سر انجام دیئے۔ آئرش فری سٹیٹ کے گورنر جنرل اور ایگزیکٹو کونسل کے صدر سٹریڈی ویلیر اور کابینہ وزراء

کے دیگر کان بھی اس تقریب میں موجود تھے۔ کیا ایشیا بے مذہب کا گوارا کما جاتا ہے۔ اس قسم کے اجتماع کی کوئی مثال پیش کر سکتا ہے۔ ان مسلمانوں کو جو یورپ کی دین سے غفلت کے چرچوں پر لٹو ہو کر خود اسلام ایسے دین سے بے بہرہ اور لا پرواہ ہو چکے ہیں۔ خاص طور پر متوجہ ہونا چاہیے۔ اور دیکھنا چاہیے۔ کہ اہل یورپ مذہب کے نام پر مذہب کی خاطر اڈ مذہبی امور کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے کس قدر شوق رکھتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو ذمیوی سماج سے اعلیٰ سے اعلیٰ تہ پر ہوتے ہیں۔ وہ بھی مذہبی مجالس میں شریک ہونا ضروری سمجھتے ہیں اس کے مقابلہ میں مسلمانوں میں دین کے متعلق جو غفلت پائی جاتی ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کاش وہ اس غفلت کو دور کریں۔ اور دین کے معاملہ میں ہر پہلو سے متناظر نظر آئیں۔

**سودی کاروبار کی تباہی**

سودی کاروبار جس طرح تباہی و بربادی کا موجب بنا ہے اس کی تازہ مثال لالہ ہرکشن لال صاحب کا واقعہ ہے جنہیں پنجاب میں جکوں کا سب سے بڑا ماہر اور سب سے بڑھ کر کامیاب کاروبار کرنے والا سمجھا جاتا تھا۔ لالہ صاحب کے ذمہ ۴۴ لاکھ قرض کا بار ہو گیا ہے۔ اور قرض خواہ بن گئے اس کی ادائیگی کی کوئی صورت نہ دیکھتے ہوئے ان کو دیو ایسے قرار دینے اور ان کی جائداد کو سرکاری نگرانی میں لے لینے کی درخواست کی ہے۔ جسے عدالت ماتحت نے منظور کر لیا ہے۔ لالہ صاحب کے خلاف کوششوں کو ریل اپیل دار کیا۔ جو خارج ہو چکا ہے۔

امید نہیں کہ بنک کو اب بھی قرض کی پوری رقم وصول ہو سکے۔ ادھر لالہ صاحب کے کاروبار پر جو اثر پڑے گا۔ وہ بھی ظاہر ہے۔ اس طرح نہ صرف لالہ صاحب اور ان کے وسیع فائدان کے سخت مشکلات میں مگر جانے کا خطرہ ہے۔ بلکہ اور بھی بہت سے لوگوں کو نقصان پہنچے گا۔ جس کا باعث محض یہ ہے کہ بنک سود کی بہت اور بے شمار قرض دیتا گیا۔ اور لالہ صاحب بے دریغ لیتے گئے۔ اگر بنک اور لالہ صاحب کے درمیان سود کا رشتہ نہ ہوتا۔ تو نہ بنک اس قدر کثیر رقم لالہ صاحب کے حوالے کر دیتا۔ اور نہ لالہ صاحب اس آسانی کے ساتھ قرض پر قرض اٹھاتے چلے جاتے۔ جس کا ادا کرنا ان کے لئے ناممکن ہو جاتا۔ اور ان کے کاروبار کو انتہائی خطرہ میں ڈال دیتا۔  
 یہ سود کی تباہ کاریاں ہیں۔ اور انہی کے باعث اسلام نے سود لینے اور دینے کے سختی کے ساتھ منع کیا ہے۔



احمدیہ تنظیمیں

# حضرت سید محمد علیہ السلام کے لیے تظہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تسل کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حسب ذیل صلح پیش کیا جاتا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں

ہمیرے مخالفانہ مفکروں میں سے جو شخص اشد مخالفت ہو۔ اور مجھ کو کافر اور کذاب سمجھتا ہو۔ وہ کم سے کم دس نامی مولوی صاحبوں یا دس نامی رئیسوں کی طرف سے منتخب ہوگا اس طور سے مجھ سے مقابلہ کرے۔ جو دو سخت بیماریوں پر ہم دونوں اپنے صدق و کذب کی آزمائش کریں یعنی اس طرح پر کہ وہ خطرناک بیمار لے کر جو جہاں جہاں بیماری کی قسم میں مبتلا ہوں۔ قریب اندازہ کے ذریعہ سے دونوں بیماریوں کو اپنی اپنی دعا کے لئے تقسیم کر لیں۔ پھر جس فریق کا بیمار بکلی اچھا ہو جائے۔ یا دوسرے بیمار کے مقابل پر اس کی عمر زیادہ کی جائے۔ وہی فریق سچا سمجھا جائے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اور میں پہلے سے اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر بھروسہ کر کے یہ خبر دیتا ہوں۔ کہ جو مریض میرے حصہ میں آئے گا۔ یا تو خدا اس کو بکلی صحت دینگا۔ اور یا بہ نسبت دوسرے بیمار کے اس کی عمر بڑھا دی جائے گی اور یا امر میری سچائی کا گواہ ہوگا۔ اور اگر ایسا نہ ہوگا۔ تو پھر مجھ کو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں لیکن یہ شرط ہوگی۔ کہ فریق مخالفت جو میرے مقابل پر کھڑا ہوگا۔ وہ خود اور ایسا ہی دس اور مولوی یا دس رئیس جو اس کے ہم عقیدہ ہوں۔ یہ شایع کر دیں۔ کہ حالت میرے غلبہ کے وہ میرے پر ایمان لائیں گے۔ اور میری جماعت میں داخل ہونگے اور یہ اقرار تین نامی اجنبیوں میں شایع کرانا ہوگا۔ ایسا ہی میری طرف سے بھی یہ شرط ہوگی۔ اس قسم کے مقابلہ سے فائدہ یہ ہوگا کہ کسی خطرناک بیمار کی جو اپنی زندگی سے ناامید ہو چکا ہو۔ خدا تعالیٰ جان بچائے گا۔ اور احوال ہوتے کے رنگ میں ایک نشان ظاہر ہوگا۔

## صفت قدوس کا ظہور

اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم الشان صفت یہ ہے۔ کہ وہ قدوس ہے مگر اس کا اظہار دنیا پر اس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ دنیا میں ایسے لوگ ہوں۔ جو اللہ تعالیٰ کے قریب کا دعویٰ رکھتے ہوں۔ اور ان کے وجود میں خدا تعالیٰ کی قدوسی کی صفت جلوہ گر ہو۔ اور ایسا ہونا ضروری ہے کہ عطار کے پاس بیٹھنے سے انسان مسخر ہو جاتا ہے۔ اور آگ کے پاس بیٹھنے سے گرمی محسوس کرتا ہے۔ تو ہم کس طرح ان سے کہیں۔ کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ سے کامترب ہوگا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی صفت قدوسی جلوہ گر نہ ہو۔ جو تمام صفات کی جامع ہے

بہمان سمجھا جاتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کے ہوتے بالکل اچھا اور تندرست ہو گیا۔

موجودہ زمانہ کے ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے۔ کہ جب دوائے نئے کا کام مرض کے دورہ میں مبتلا ہو جائے۔ تو اس کا بچنا ناممکن ہوتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا قبول کرتے ہوئے اس بیماری کی اتہاسائی شدت میں مبتلا مریض کو صحت دے کر دکھا دیا۔ کہ جس مرض کو دنیا کے ڈاکٹر لاعلاج قرار دیتے ہیں۔ وہ بھی دور ہو سکتا ہے۔

جب اس لڑکے کی صحت یابی کی خبر کو سنی پہنچی۔ تو وہاں اس مرض کی روک تھام کرنے کے لئے جو حکمہ قائم ہے۔ اس میں کام کرنے والوں کو سخت کسرت ہوئی۔ اور وہاں سے جو خط آیا اس میں لکھا تھا۔

”اس بات کے سننے سے بڑی خوشی ہوئی۔ کہ وہ لڑکا دعا کے ذریعہ سے صحت یاب ہو گیا۔ ایسا موقع جانبر ہونیکا کبھی نہیں سنا“

## نشان کی عظمت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اس نشان کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقع پر تحریر فرماتے ہیں۔

”یہ وہ نشان ہے۔ کہ علمی دنیا کو اس کی بے نظیری سمجھنے کے سوا چارہ نہیں۔ کیونکہ جب دنیا پیدا ہوئی ہے۔ اس وقت تک اس قسم کی شفا کی کوئی نظیر نہیں ملتی ہے شاکہ دیوانگی کے دورہ پہلے علاج ہو جاتا ہے۔ اور بعض بلا علاج کے بھی دیوانگی کے حملہ سے بچ جاتے ہیں۔ مگر دیوانگی کا دورہ ہو کر پھر شفا آج تک کسی مریض کی نہیں ہوئی۔ اور یہ ایسا زبردست معجزہ ہے۔ کہ اس زمانہ کی علمی ترقی کو نظر رکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اسی زمانہ کے لئے مخصوص رکھا تھا۔ تا سائنس کے دلدادوں پر اپنی قوت اور اپنے جلال کا اظہار کرے۔ اور بتائے۔ کہ میں خدا ہوں اور سب طاقتیں رکھتا ہوں۔ چاہوں تو زندہ کروں۔ اور چاہوں تو مار دوں“ (تجلیہ شمس، اہد و ہدایہ، ص ۹)

## حضرت مسیح موعود کا صلح

کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ اپنی قسم کا ایسا معجزہ ہے۔ اور خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ اتفاقاً ایسا ہو گیا۔ اس سے یہ کس طرح معلوم ہوا۔ کہ خدا تعالیٰ نے حضرت زکریا صاحب کے ذریعہ اپنے شافی ہونے کی صفت کلا ظہار کے لئے اس لڑکے کو صحت دی۔ ایسے لوگوں کی

(۲) ایک گزشتہ پرچم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صفا کے ضمن میں اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کے متعلق بیان کیا جا چکا ہے۔ کہ کیونکر ان کا ظہور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہوا۔ اور کس شاندار طریق پر آپ کے ذریعہ رسمی ایمان حقیقت میں تبدیل ہو گیا۔ آج بھی وہی دلیل میں بعض اور امور بیان کئے جاتے ہیں۔

## صفت شافی اور حضرت مسیح موعود

اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم الشان صفت شافی ہے۔ تجرباً تمام مذاہب و اہل کے پیرو یہ کہتے ہیں۔ کہ بیماریوں کے متعلق دواؤں میں جو اثرات ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے صفت شفا کے تحت ودایت کردہ ہیں۔ مگر یہ ان کا رسمی اور باپ دادا سے سنا سنا یا خیال ہے۔ کیونکہ ان کے اعمال سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک چھوٹی بڑی بیماری کے وقت خدا تعالیٰ کے شافی ہونے کے متعلق ایمان کا خانہ خالی ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ نہ صرف عوام نے بلکہ ڈاکٹروں نے بعض بیماریوں کے متعلق یہ فیصلہ کر رکھا ہے۔ کہ ان کا کوئی علاج نہیں۔ اور اس قسم کے بعض فیصلوں پر تو ساری دنیا کے ڈاکٹر اتفاق کر چکے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اپنے شافی ہونے کے متعلق بھی ایمان پیدا کیا۔ اور یقین دلایا۔ کہ وہ ہر بیماری میں شفا دے سکتا ہے۔

## ایک نشان

اس کے ثبوت میں ایک واقعہ پیش کیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں قادیان کے ایک طالب علم کو جو ریاست حیدرآباد کو کن سے یہاں تعلیم کے لئے آیا تھا دیوانے کے لئے کاٹ کھایا۔ قوری طور پر علاج کے لئے اسے کسولی بھیجایا گیا۔ وہاں کا علاج کرانے کے بعد وہ وہاں آ گیا اور ڈاکٹر نے تباہی رات کا نظر سے باہر دیکھا۔ لیکن اسے بیماری کا دورہ ہو گیا کے تشیح خوف کی زیادتی۔ نیند کے نہ آنے اور جنون کے ستارے دوروں کی وجہ سے اس کی حالت بہت ہی نازک ہو گئی۔ اس پر کسولی تار دیا گیا۔ کہ اب اس کا کیا علاج ہے۔ وہاں سے جواب آیا۔ کہ اب کچھ نہیں کیا جاسکتا۔ چونکہ وہ لڑکا بہت دور سے آیا تھا۔ یہ خیال کر کے اور اس کی دردناک حالت سے آگاہ ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے لئے دعا کی۔ جس سے خدا نے شافی کی صفت شفا مکت میں آئی وہ لڑکا جو صفت چند گھنٹے کا











نظارتوں کے اعلانات

### احمدیہ کور کے متعلق ضروری اعلان

افراد جماعت کی جسمانی ورزش اور احمدیہ کور کے متعلق مجلس مشاورت میں اس سال جو فیصلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظور فرمائے تھے۔ میں ان کو اخبار الفضل مورخہ ۲۳ جون ۱۹۳۲ء میں شائع کرا چکا ہوں۔

ان تجاویز کے متعلق علاوہ مرکزی کام کے بہت سا ایسا کام ہے جو سیر و نجات میں ہوگا۔ کیونکہ احمدیہ کور تمام احمدی جماعتوں میں تسامح کی جہت سے ہے۔

اس کے متعلق قواعد وغیرہ تیار کئے جا رہے ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ یکم اگست تک تیار ہو کر شائع ہو جائیں گے۔ احمدی کور کی بھرتی کے متعلق میں اپنے گزشتہ مضمون میں تحریر کیا کر چکا ہوں۔ اور امید ہے۔ کہ جماعتوں نے اس پر عمل شروع کر دیا ہوگا۔ احمدیہ کور کے داخلہ کی سکھائی اور نگرانی کے لئے ہمیں ایسے دوستوں کی خدمات کی ضرورت ہے۔ جو فوجی نظام سے واقفیت رکھتے ہوں۔ یا سکاؤٹ سٹم کو جانتے ہوں۔ میں ایسے دوستوں سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ سال کا کچھ حصہ اس کام کے لئے وقف کریں۔ تاکہ ان کو سیر دینی احمدیہ کوروں کے قیام یا معائنہ کے لئے بھیجا جاسکے۔ ایک وقت میں چند روز سے ایک ماہ تک کام صرف اس کام کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ تمام ایسے دوستوں سے جنہیں خدا تعالیٰ اس بات کی توفیق دے۔ درخواست ہے۔ کہ وہ مجھے اپنے ناموں سے مطلع فرمائیں۔ نیز یہ بھی لکھیں۔ کہ وہ سال میں کتنے دن اس کام کے لئے دے سکتے ہیں۔ اور سال کے کس حصہ میں وقت نکال سکتے ہیں۔ (مرزا شریف احمد - قادیان)

### تبلیغی تنظیم ضلع بنوں

مولوی چراغ الدین صاحب مہتمم تبلیغ علاقہ بنوں نے جو ضلع بنوں کی تبلیغی تنظیم کو راکر بھجوائی ہے۔ اسے منظور کرتے ہوئے عملاً کام شروع کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ مہتمم صاحب تبلیغ ضلع اپنے ضلع کے اندر اور اپنی تحصیل تبلیغ اپنی تحصیل کے اندر تبلیغ کرے اور کولون کے ذمہ دار ہوں گے۔

- (۱) مہتمم تبلیغ ضلع بنوں۔ ڈاکٹر فتح الدین صاحب
  - (۲) ایگزیکٹو تبلیغ بنوں۔ میاں عبد الکریم صاحب
  - (۳) ایگزیکٹو تبلیغ تحصیل گل مروت۔ صاحبزادہ محمد طیب صاحب
  - (۴) نائب ایگزیکٹو تبلیغ تحصیل گل مروت۔ سید ارشد علی شاہ صاحب
- (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

### انجمنہ احمدیہ ریسرچ کے لئے ایک پبلسٹیٹی کمیٹی

انجمنہ احمدیہ ریسرچ کے لئے آزری طور پر مولوی محمد عبدالستار صاحب ریڈیو نیشنل جماعت احمدیہ کراچی کو ایک پبلسٹیٹی کمیٹی مقرر کیا گیا ہے۔ جلد انجمنہ احمدیہ ریسرچ کے کارآمد مضمونوں میں ان سے تعاون فرما کر منظر فرمائیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

### بیرنی ممالک کے مبلغین کی اطلاعات

#### ماریشس

حافظ جمال احمد صاحب روزہل سے لکھتے ہیں۔ روزہل اور پورٹ لوئیس میں فرود آمد تبلیغ کی جارہی ہے۔ لوگ سلسلہ سے انوس ہو رہے ہیں اور سلسلہ کی خدمات قدر کی نگاہ سے دیکھی جارہی ہیں۔ مظلومان کشمیر کی ہمدردی کا جذبہ یہاں پیدا ہو رہا ہے۔ اس وقت تک ساڑھے دو سو جماعت احمدیہ ماریشس نے مظلومان کشمیر کی امداد کے لئے جمع کیا ہے۔ اسی طرح دوسرے مسلمان بھی چندہ جمع کر رہے ہیں۔

#### امریکہ

مولوی ملیح الرحمان صاحب ایم۔ اے سینٹ لوئیس سے لکھتے ہیں۔ ہمسافرا Kansas میں ایک ہفتہ رہ کر ان مضمین پر لیکچر دینے کے اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ اسلام کس طرح دنیا کو اقتصاداً معاشاً سے نجات دیتا ہے۔ مسیحی عقائد پر ایک نظر اسلام کس طرح دنیا کی موجودہ مشکلات کو حل کرنا ہے۔ علاوہ اس کے یہاں کی جماعت احمدیہ ایک تہی جلسہ ہوا۔ جس میں اصحاب جماعت کو تبلیغ اسلام کرنے کے متعلق ہدایات دی گئیں۔ ان لیکچروں کے خاتمہ پر بہت سے مہتمموں نے اسلام کے متعلق سوالات کئے جن کے تسلی بخش جوابات دیے گئے۔ ۱۳۔ اصحاب نے داخل اسلام ہونے سے سینٹ لوئیس میں گوروں کے ایک مجمع میں تقریر کی گئی۔

#### جیہا۔ فلسطین

مولوی الشہداء صاحب جہالت دہری لکھتے ہیں۔ اس ہفتہ چار شامیوں سے احمدیہ عقائد پر گفتگو ہوئی۔ اور چار دیہاتیوں کو تبلیغ کی گئی۔ دوسرے قرآن مجید باقاعدہ جاری ہے۔ اصحاب جماعت کا ایک ہفتہ وازی جلسہ ہوا۔ اصحاب فرود آمد تبلیغ سلسلہ کے کام میں مصروف رہے۔

### رسالہ پانڈ (افریقہ)

مولوی تذرا احمد صاحب لکھتے ہیں۔ اگر ایک شہور مقام ہے۔ اور گولڈ کوسٹ کا دارالسلطنت ہے۔ مسلمان کثرت سے رہتے ہیں۔ یہاں کے علماء کو فرود آمد تبلیغ کی گئی۔ ڈسٹرکٹ کمانڈر کے ملاقات کر کے احمدی امام اور سیکرٹری سے تعارف کرایا۔ گولڈ کوسٹ کے ایک شہور اخبار کے ایڈیٹر سے ملاقات کی۔ اور اس کو تحریک کی۔ کہ وہ ہفتہ اپنے اخبار کا ایک کالم احمدیت کے متعلق منات سے لکھے ہونے مضامین کے لئے وقت کر دے۔

#### جاوا

مولوی رحمت علی صاحب لکھتے ہیں۔ بوگر میں احمدیہ جماعت کے قیام اور متعدد لیکچروں کی وجہ سے مخالفت چمک اٹھی۔ علماء نے ایک اشتہار شائع کر کے اعلان کیا کہ احمدیوں کے جلسہ میں کوئی نہ جایا کرے۔ لیکن اس سے احمدیت کا عام اعلان ہو گیا۔ اور جب ایک ہفتہ بعد جلسہ ہوا۔ تو مسلمانوں کی تعداد ۳۰۰ ہزار کے قریب تھی۔ لیکن بعد بعض لوگوں نے سوالات کئے۔ جن کے جواب دیے گئے۔ آخر مناظرہ کی تجویز قرار پائی۔ مگر عین وقت پر غیر احمدی علماء نے مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ چونکہ مناظرہ کی شہرت ہو جانے کے باعث لوگ کثرت سے آئے تھے اس لئے بارہ بجے رات تک تبلیغ کرنے کا خوب موقع ملا۔

چھوٹی سلسلہ احمدیہ کے تخلص اور بہت جو شیخہ نوجوان احمدیہ خوب تبلیغ کر رہے ہیں۔ وہاں جماعت قائم ہو چکی ہے۔ وہاں کے اخباروں میں اسلام اور احمدیت کی صداقت کے متعلق مضامین بھی دیتے رہتے ہیں۔ بٹوادی میں تبلیغ کا میدان وسیع ہو گیا ہے۔ افراد حال میں داخل سلسلہ ہوئے۔

#### آسٹریلیا

صوفی محمد حسن صاحب آزری تبلیغ اسلام لکھتے ہیں۔ فرود آمد تبلیغ اسلام کی جاری ہے۔ ایک شخص محمد عام صاحب انجان قندھاری نے History of Islamism in Australia ایک کتاب چھپوا کر شائع کی ہے جس میں میرا ذکر کیا گیا۔ اور فرود آمد کیا ہے۔ کیونکہ میں نے آسٹریلیا میں لگاتار ۱۸ سال تبلیغ اسلام کرنے میں اس کے کونے کونے میں اسلام کا پیغام پہنچا دیا ہے۔ اس کتاب میں آسٹریلیا کی مسجدوں کے حالات بھی درج کئے گئے ہیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)



# دارالعوام میں زیر ہا کی تقریر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## آرڈینیمنٹوں کا نفاذ فرقہ دارانہ تصفیہ اور کانگریس سے سخت

صوبجات اور مرکز کے اختیارات کے متعلق بھی کسی چیز کا طے ہونا محال ہے۔ انوس ہے کہ اتوام ہند یا ہکی بھوتے کے سلسلہ میں ناکام ہیں۔ بلکہ گذشتہ نصف سال کے عرصہ میں یہ الجھن زیادہ پیچیدہ اور ناقابل حل ہو گئی۔ اور اس ہونہ پر سرسویل ہورنے اپنے دند کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ حکومت فیصلہ کے لئے تیار ہے۔ اور اس کا اعلان بھی کر دیا جائے گا۔ مسئلہ کی پیچیدگی کے پیش نظر کسی خاص تاریخ کا تعین محال ہے۔ علاوہ ازیں لندن میں وزیر اعظم کی موجودگی بھی ضروری ہے۔ تاکہ وہ دوسرے مسائل کے انہماک سے فراغت پا کر اس مسئلہ پر اپنی پوری توجہ مرکب کر سکیں۔ آئینی کارروائی کو سرانجام دینے کے لئے حکومت اس قدر بے چین ہے۔ کہ وہ اس بات کا عزم کر چکی ہے۔ کہ ہر قسم کی مشکلات کے باوجود موسم گرما میں فیصلہ کر دیا جائے گا۔

### تاخیر نہیں ہوگی

آئینی جزییات پر بحث کرتے ہوئے وزیر ہند نے کہا کہ حکومت انتہائی محبت کے ساتھ ان مسائل کو طے کرنا چاہتی ہے۔ اور اہل ہند کے گذشتہ دو سال کے تعاون سے بھی ہر ممکن فائدہ اٹھایا جائیگا۔ اور یہی وجہ ہے کہ حکومت ایک ہی بل کے ذریعہ سے آئینی مسئلہ کو طے کرنا چاہتی ہے۔ یہ طرز عمل اہل ہند کی اکثریت کے لئے بے حد مفید ثابت ہو گا۔ اور اس کے علاوہ ارکان پارلیمنٹ کے لئے بھی اس میں یہ سہولت ہے کہ انہیں صرف ایک ہی بل پر غور کرنے کی زحمت گوارا کرنی پڑے گی انہوں نے کہا کہ حکومت نے والیان ریاست کے ساتھ گفت و شنید کا سلسلہ شروع کر دیا ہے تاکہ اس بات کا اندازہ ہو سکے کہ وہ آل انڈیا فیڈرل سکیم میں کس حد تک اشتراک کے لئے تیار ہیں مصالحت ناممکن ہے

فائدہ تقریر پر سرسویل ہورنے کہا کہ ہم مصالحت کے لئے تیار نہیں۔ اور جو شخص حکومت کے ساتھ تعاون کے لئے تیار ہوگا ہم بھی اس کے ساتھ تعاون کے لئے تیار ہیں۔ لیکن جو لوگ اب تک عدم تعاون کے حامی نظر آتے ہیں۔ ہم ان کے ساتھ کسی مصالحت کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ جب تک کانگریس حکومت کے مقابلہ پر صفت آرا ہے۔ اس وقت تک ہم ان کے ساتھ نہیں مل سکتے۔ وہ سول نافرمانی سے بکدوش ہو کر اس بات کا اعلان کریں کہ وہ قرطاس ابھین کی شرائط پر ہمارے ساتھ تعاون کے لئے تیار ہیں۔ جیسے وہ ایسا کریں گے۔ تو ہم بھی ان کے ساتھ مل جائیں گے جب وہ حکومت کی مشین کو تباہ کرنے کے خیال سے باز آجائیں گے اور ہندوستان کی مسلمہ حکومت کی ہمسری کا دعویٰ چھوڑ دیں گے۔ تو اس وقت مصالحت کی گفتگو ممکن ہو سکے گی۔

حکومت کے مفاد کی خاطر کوئی شدید طرز عمل اختیار کیا جائے۔ اور یا قوم کو غیر آئینی اور تشددانہ مظالم سے محفوظ رکھا جائے۔ حالانکہ اس قسم کا سلوک قوم کی توہین کے ہرگز خلاف نہ تھا۔ جب ہم ان حالات پر غور کرتے ہیں۔ تو حکومت اس نتیجہ پر پہنچتی ہے۔ کہ خاص اختیارات کا استعمال بالکل جائز اور حق بجانب تھا۔ اس قسم کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے۔ کہ حالات کی بہتری کے دوش بدوش اس قسم کے ذرائع کا استعمال ناجائز تھا۔ وزیر ہند نے کہا۔ اگرچہ ان اختیارات کو استعمال نہ کیا جائے۔ لیکن ان کا قیام نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ جن لوگوں سے سابقہ پڑتا ہے۔ وہ ہر وقت اور ہر فرصت سے فائدہ اٹھانے پر تے رہتے ہیں۔

### احتیاط کی ضرورت

یہ اختیارات کا بل احتیاط اور سہوری کے ساتھ مقامی ضروریات کے مطابق استعمال کئے جائیں گے۔ ہر ضلع اور ہر ضلع کے حالات کا لحاظ رکھا جائیگا۔ شدید اختلافات صرف انہی حلقوں میں موجود ہیں جن کی کوششیں ناکام رہ چکی ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں۔ ایک جماعت ایسی بھی موجود ہے۔ جو سخت گیری کی حکمت عملی کو پسند نہیں کرتی۔ اور ان اختیارات کی تجدید سے بیزار ہے۔ لیکن ان میں سے ہر ایک ایسے میں جنگی یا ایسے کے وہ حکومت اور کانگریس کی کشمکش کو غیر منصفی صورت میں دیکھ کر خوشی کے شاربانے بجائیں حکومت کی صورت میں غیر منصفی حال پرقانع نہیں ہو سکتی۔ ہم اس بات کا تہیہ کر چکے ہیں۔ کہ ہمارا اثر و اقتدار کیلئے جو چیزیں درکار ہیں۔ اس کا قطعی طور پر امتیاز کر دیں سرسویل ہورنے کہا کہ ہمیں اکثر اتحادی لوگوں کی حمایت کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ جو ہمارے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور اتحاد و موافقت کا یہ تقاضا نہیں۔ کہ ایک وقت میں تو ان کی مخالفت کی جائے۔ اور پھر اس مخالفت سے دست برداری کا اعلان کر دیا جائے۔ بلکہ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ہم عزم راسخ کے ساتھ اس لائحہ عمل کی تکمیل پر متوجہ ہوں۔ جو ان موافقین کی رو سے جو ہمارے اور ان کے درمیان ہو چکے ہیں۔ نہایت ضروری ہے۔

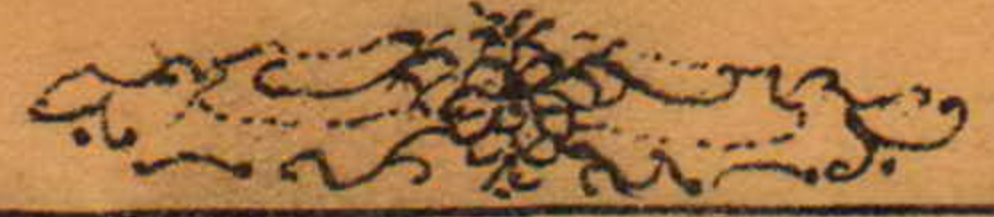
### فرقہ دار تصفیہ

جب تک فرقہ دار مسائل کا تصفیہ نہ ہوگا۔ اس وقت تک

۲۴ جون دارالعوام میں مسائل ہند پر بحث کرتے ہوئے سرسویل ہورنے فرمایا۔ میں حکومت کے آئینہ پر دو گرام کی رعناحت کرتا ہوں آپ حضرات سے یہ درخواست کروں گا۔ کہ آئینی ترقی میں جو مشکلات عائل ہیں۔ ان کے ازالہ کے لئے ہر عملی اور عقلی امداد کی جائے۔ میری تقریر کے تین موضوع ہوں گے۔ اولاً آرڈینیمنٹ ثانیاً فرقہ دار مسائل۔ اور ثالثاً آئینی ہیئت ترکیبی

### آرڈینیمنٹوں کا نفاذ

آرڈینیمنٹوں کے متعلق وزیر ہند نے فرمایا۔ کہ عام حالات میں سول نافرمانی کے اندازہ کے لئے جو قدم اٹھایا گیا تھا۔ وہ مکمل طور پر کامیاب ثابت ہوا ہے۔ بلکہ بعض حالات میں تو ان ذرائع کی کامیابی بالکل حیرت انگیز ثابت ہوئی ہے۔ یہ میرا عقیدہ ہے کہ تشددانہ ذرائع کے استعمال کے متعلق جو الامات لگائے گئے ہیں۔ وہ قطعی طور پر ناجائز اور غلط ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ وہ ذرائع مسلمہ طور پر سخت تھے۔ لیکن سول نافرمانی کی تحریک کے ارتقا کو روکنے اور حکومت کے ذرائع کی موثریت کو ثابت کرنے کے لئے ان کا استعمال بے حد ضروری تھا۔ سول نافرمانی کے سلسلہ میں دستبرآبادی میں سے شاید ایک آدمی گرفتار نہ ہوا ہو۔ اسی طرح آرڈینیمنٹوں کے ماتحت میں ہزار آبادی میں سے شاید ایک آدمی بھی قانونی شکنجہ میں نہ کسایا ہو۔ ان اختیارات خصوصاً اتلاف جان و مال میں مستندہ تخفیف کر دی۔ اور زور آزمائی کی ضرورت نہ پڑی۔ غیر خوشگوار اور ناسوسناک واقعات بھی بہت کم ظہور پذیر ہوئے۔ آرڈینیمنٹوں کا استعمال محض ضرورت یا کسی حد درجہ رکھا گیا۔ اور تبدلے گا رہی سے اس میں بظاہر شروع ہو گیا۔ صورت حالات چند لفظوں میں اس طرح بیان کی جا سکتی ہے۔ کہ حکومت سول نافرمانی کی تحریک پر اچھی طرح قابو پا چکی ہے۔ اور اس میں یہ کام حکومت ہی کا تھا۔ کہ وہ اس ہم کو پایہ تکمیل تک پہنچا۔ اگرچہ مفیدین کی سرگرمیوں کی بدولت اہم سرگرمی ہو چکی ہے۔ تاہم وہ اپنی تحریکی سرگرمیوں سے باز رہتے نظر نہیں آتے۔ ان حالات میں حکمت عملی کا اتھما صرف یہ تھا۔ کہ اس مسئلہ پر غور کیا جائے۔ کہ آیا امن و قانون اور اچھی









# سکولوں میں پڑھنے والی لڑکیوں کی صورت بندی

ڈاکٹر سنرولسن - ایم - ڈی - ڈی - بی - ایچ نے سکولوں میں پڑھنے والی لڑکیوں کی صحت و تندرستی کے متعلق پنجاب جو نیئر ریڈ کراس کی کارگزاری کے بارے میں ایک دلچسپ اور پر از معلومات یادداشت قلمبند کیا ہے جس میں آپ ریسٹراز ہیں۔ کہ انگلستان میں طبی امداد کی باقاعدہ اور منظم بہر سائی کی وجہ سے استانیال انفرادی طور پر بہت حد تک سکول کی لڑکیوں کی صحت و تندرستی کی ذمہ دار نہیں رہتیں۔ البتہ مدارس کے منتظمین سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ لڑکیوں کی غذا اور عام صحت و صفائی کا خیال رکھیں لیکن یورپ کے دوسرے ممالک اور امریکہ کے ان حصوں میں جہاں سکولوں میں طبی معائنہ کا طریق متعارف نہ ہو سکا ہے۔ جو نیئر ریڈ کراس سکول کے بچوں کو صحت مند اور تندرست بنانے میں سرگرمی سے حصہ لے رہی ہے پنجاب میں سکول جانے والی عمر کی لڑکیوں کی صحت سے متعلقہ مندرجات کے بارے میں ایک ابتدائی تحقیقات کی گئی ہے تاکہ یہ معلوم کیا جائے کہ جو نیئر ریڈ کراس کسی حد تک ان مندرجات کو پورا کر سکتی ہے۔ صوبہ کے مختلف حصوں میں لڑکیوں کے سکولوں میں عام صحت و صفائی کے متعلق تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ گیارہ سکولوں میں ۴۵ لڑکیوں کی جن کا معائنہ کیا گیا۔ قریباً ۱۰۰ تعداد "غذا" "جلد" اور "دانت" کی مدد کے ماتحت بیماریوں میں مبتلا تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عام صحت و صفائی کے متعلق حالات میں اصلاح کی بہت کافی گنجائش ہے۔ اور سکول کے بچوں کے لئے باقاعدہ طور پر طبی معائنہ کی ضرورت ہے۔ یہ امر نہایت مندرجہ ذیل ہے۔ کہ استانیوں پر عملی ذہنی اور فاضلی حفظان صحت کے اصولوں کی اہمیت واضح کی جائے۔ یہ کام دراصل ممکنہ تعلیم کا ہے۔ لیکن جو نیئر ریڈ کراس اس بات کے لئے تیار ہے کہ اس کے متعلق سوزون لٹریچر مہیا کرے صحت و صفائی کے مضمون کیلئے مفید لکچرروں کا انتظام کرے اور حکام مدارس کے ساتھ مل کر ایسی تجاویز مرتب کرے جن سے استانیال خود بخود اس کام میں دلچسپی لینے لگیں۔ مختلف امدادی مدارس کی طرف سے سبذستانی لڑکیوں کو تعلیم دینے کے لئے صحت و صفائی کے متعلق لٹریچر کی فراہمیوں موصول ہوئی ہیں۔ ہیڈ ٹیچرز میں استانیوں کے لئے صحت و صفائی کے مضمون سے متعلق کتابوں کی ایک لائبریری قائم کی گئی ہے۔ جسکی اطلاع صوبہ کے امدادی مدارس کی ہیڈ اسٹانیوں کو دیدی گئی ہے۔

اشہار زبیر آرڈرٹ رول منٹا ضابطہ دیوانی  
**باجلاس جناب میاں حمید المجید خالصا**

علائی بہاؤ کیونٹھلہ کا اہلکار  
 بابونند محل ولد جو الاداس ذات کھتری سکھ پوٹھلہ مدھی بنام  
 صورت شکوہ ولد بھائی دیوان سنگھ ذات روڑہ سکھ کپور تھلہ مدعا علیہ  
 دعویٰ دلایا نے مبلغ الالباسی اصل معہ سود بروئے بھی حساب  
 اشہار  
 مقدمہ بالا میں علفیہ بیان مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ حاضر صحت عدالت سے گریز کرتا ہے اس لئے تاریخ پیشی ۸ سائون ۱۹۲۲ء مطابق ۲۲ جولائی ۱۹۲۲ء کو اشہار طلبی مدعا علیہ مذکور زبیر آرڈرٹ رول منٹا جاری کیا جاتا ہے کہ تاریخ مقررہ پر حاضر عدالت ہذا ہو کر جوابدہ کر دے ورنہ عدم حاضری کی نسبت کارروائی منسلکہ کی جائیگی۔  
 تحریر ۱۷ مارچ ۱۹۲۲ء  
 اشہار

## گود بھری حب اٹھرا (رجسٹری)

مولانا حکیم نور الدین شاہی طبیب کی نثر سالہ مجربہ مشہور و نامور حب اٹھرا ہی ہے۔ اگر آپ کو اولاد کی خواہش ہے تو اپنے گھر میں حب اٹھرا رجسٹر استعمال کرادیں۔ اگر آپ نے اپنی بے اولادگی کا اندھیرا دور کرنا ہے۔ تو حب اٹھرا رجسٹر استعمال کرادیں۔ اگر آپ کو اپنی بے اولادگی کی پیاس بجھانی منظور ہے تو حب اٹھرا رجسٹر استعمال کرادیں اس کے استعمال سے بعض خدا نخواستہ اولاد حاصل کرچکے ہیں۔ اٹھرا کیا ہے محل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر مر جاتے ہیں۔ رجسٹر و کتبہ رحم کی سب کچھ دیاں دور کرتی ہے۔ رحم کو طاقتور بناتی ہے۔ اور بچہ رحم میں پوری طاقت حاصل کرتا ہے۔ جب اٹھرا عمل کو گرنے سے روکتی ہے۔ اور پیدائش میں آسانی ہوتی ہے بچہ خوبصورت مضبوط۔ تندرست۔ ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور والدہ کے لئے تریاق ہے۔ قیمت فی تولہ چھ۔ کھل خوراک اتولہ ہے۔ یکدم منگوانے پر صرف گیارہ روپیہ علاوہ معمول۔ نصف کیلے مرت حاصل معاف۔ اشہار نظام جان اینڈ سنز دو قادیان صحت و صحت

**باجلاس جناب شیخ عبد الغنی صاحب**

نائب مجید دار صاحب منٹا کلکتہ  
 گروہاری لال ولد بی بی رام دیوید نیال ولد بوگھار رام۔  
 رام ناتھ۔ رحب درنا ناتھ جو گندرن ناتھ پسران رائے صاحب  
 ویر بھان نابالغان بولایت دیوی دیال مدعا علیہ  
 تحقیق چچا خود بنام  
 محمد وغیرہ  
 دعویٰ مہربان بابت قیمت پیداوار فصل ربیع الثانی  
 اشہار  
 بنام  
 بہادلو ولد ناماں ذات نون سکھ چاہ باغوالہ دہلی  
 موضع کوٹ فیرا۔ تحصیل جھنگ۔ مدعا علیہ  
 مقدمہ مندرجہ بالا میں کہی بار سن بنام مدعا علیہ جاری ہو چکے ہیں۔ لیکن وہ تعمیل سے عذر گریز کر رہا ہے۔ اب تاریخ پیشی ۱۴ مقرر ہوئی ہے۔ اس لئے بذریعہ اشہار منٹا کیا جاتا ہے۔ کہ وہ تاریخ مقررہ پر اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو کر جواب دعویٰ دیوے۔ ورنہ اس کے خلاف کارروائی کیلئے عمل میں لائی جائے گی۔ اور بعد میں کوئی عذر سماعت نہ ہوگا۔  
 ۱۴ مارچ ۱۹۲۲ء  
 اشہار

(بقیہ کالم اول)  
 سکول کی لڑکیوں کیلئے صحت و صفائی کے مضمون کو زیادہ دلچسپ بنانے کیلئے درخواستیں موصول ہوتی ہیں۔ اور اس سلسلہ میں پانچ موزوں اور عمل عبارت میں ملے ہوئے ڈرامے فراہم کئے گئے ہیں۔ یہ ڈرامے صحت کو ارڈر کی طرف سے اردو میں شائع کیو جا رہے ہیں۔ اور منتر میب ریڈ کراس ڈیپو لاہور سے

## رشتہ درکار ہے

کنوارا رشتہ ہے صورت سیرت اچھی دینیات کی تعلیم خاصی ساتویں جماعت تک دنیادی تعلیم۔ امور خانہ داری میں ہوشیار راجپوت قوم ہے۔ درخواست کرنیوالے برسر روزگار ہیں۔ جائداد والے ہوں اچھی مبالغہ ہوں اپنے مفصل حالات سے اطلاع دیں۔  
 خلد و کتابت معرفت  
 جناب یحییٰ محمد اعلیٰ صاحب قادیان

پنجاب لائبریری قادیان دارالامان مورخہ ۵ جولائی ۱۹۲۲ء



# ہندوستان اور ممالک شہر کی

ہندوستان اور انگلستان کے درمیان لاسکلی ٹیلیفون کا سلسلہ قائم کرنے کی سکیم کے متعلق بمبئی کی ایک اطلاع ہے کہ اسے عملی صورت دینے کے لئے مختصر قریب قدم اٹھایا جائیگا یہ سلسلہ قائم ہونے پر بمبئی کا کوئی تاجر انگلستان سے اس طرح گفتگو کر سکے گا جس طرح بدقت مزدورت وہ آج کل دہلی یا شملہ سے ٹیلیفون پر کر سکتا ہے اس کے لئے تمام انتظامات تقریباً مکمل ہو چکے ہیں مختصر قریب آزمائشی تجربات شروع ہو جائیں گے اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس سال کے آخر تک یہ تمام سلسلہ تکمیل کو پہنچ جائیگا۔

ہوٹہ ایکسپریس کو ۲۸ جون کی رات کوسوری کے نزدیک لائن سے گرانے کی کوشش کی گئی ڈیرہ دون سے دس میل کے فاصلہ پر رات کو آٹھ بج کر چالیس منٹ پر گاڑی کا انجن چار سیلینڈروں اور پمپوں کے ایک ڈیم کے ساتھ ٹکرایا جو لائن پر رکھ دئے گئے تھے۔ لیکن ڈرائیور نے دور سے ہی ان چیزوں کو دیکھ لیا تھا۔ اور گاڑی کی رفتار کم کر دی تھی اس لئے زیادہ نقصان نہ ہوا۔

ڈاکٹر انصاری جن کی جیل سے رہائی ۷ جولائی کو عمل میں آنے والی ہے۔ ابھی تک مرغن عرق انہیں بتلا میں معام ہوا ہے آپ رہائی کے بعد فوراً علاج کے لئے یورپ روانہ ہو جائیں گے۔

انگلستان کی کرکٹ ٹیم اور ہندوستان کی کرکٹ ٹیم کے درمیان جو آزمائشی مقابلہ ہوا اس میں گوانگلستان کی ٹیم ہیت گئی ہے۔ لیکن انگریزوں نے اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ ہندوستانی کھلاڑیوں کا بولنگ نہایت شاندار تھا نیز ہندوستانی ٹیم کا فیلڈنگ بھی نہایت اعلیٰ تھا۔ ان امور کے پیش نظر خیال کیا جاتا ہے کہ ہندوستانی ٹیم کو دوسرے آزمائشی مقابلہ کا موقع دیا جائیگا اور یہ وہ اعزاز ہے جو انگلستان نے صرف نیوزی لینڈ کی ٹیم کو جو دنیا کی مافی ہونی کرکٹ ٹیم ہے دیا تھا۔

سیام میں بغاوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے میان کیا جاتا ہے کہ بغاوت کا مدعا بادشاہ کو تخت سے اتارنا نہیں تھا بلکہ کسی صورت میں آئینی حکومت حاصل کرنا تھا۔

بادشاہ نے آئینی بادشاہت کو منظور کر لیا ہے اور اس کی رہنمائی پر لوگوں میں بڑی خوشی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ سرگیشٹ ہی قیدیوں کو اس وقت تک رہا نہیں کیا جائیگا جب تک نئے آئین پر عملدرآمد شروع نہ ہو جائے۔ قاہرہ کی ایک اطلاع ہے کہ لندن اور مصر کے درمیان ڈائریس ٹیلیفون کا سلسلہ قائم ہو گیا ہے اسکی رسم افتتاح ہو چکی ہے۔

نیارنس ڈسٹرکٹ پولیس کلکٹر کا نفرنس کا دسواں سالانہ اجلاس ۲۹ جون کو گنگا کے کنارے منعقد ہوا۔ تمام کارروائی ۱۳ منٹوں میں ختم ہو گئی۔ تقریباً ۱۵۰ اصحاب اور ڈیلیگیٹ موجود تھے۔ اطلاع ملنے پر جب پولیس گئی تو وہاں کوئی نہ تھا۔ چار خورقوں اور دو لکڑیوں کو جنہوں نے چوک پولیس سٹیشن کے سامنے ٹھنڈا لہرایا گرفتار کر لیا گیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی میں اس امر کی کوشش ہو رہی ہے کہ جرمنی کے شاہی خاندان کو واپس لایا جائے اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنی کے موجودہ پریزیڈنٹ ماوشل وان بیڈن برگ اس کوشش میں ہیں کہ قیصر جرمنی کے لڑکے کو جرمنی کا پریزیڈنٹ بنادیں۔

انگلینڈ کا جو سالانہ خراج آئر لینڈ کے ذمہ ہے اس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ایک بل پیش کرنے والی ہے۔ تاکہ آئر لینڈ کی واپس کے خراج کی قطع روک لینے سے جو نقصان ہوا ہے اسے پورا کیا جائے۔ انڈیا کارروائی یہ کی جائیگی کہ برطانیہ میں خری سٹیشن کی درآمد پر محصول عائد کر دیا جائیگا۔

کھلکتے کے سرکاری گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ ڈھل گھاٹ اور اترسورا ضلع چٹاگانگ کے باشندے چونکہ قانون اور امن وامان کو درہم برہم کرنے کے لئے سسل اور متعدد جرائم کے مرتکب ہو رہے ہیں اس لئے ان دیہات کے باشندوں پر پانچ ہزار روپیہ جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔

دارالعوام میں سسٹنڈے سینابل پریکٹ کے دوران میں حکومت کی طرف سے یہ مشورہ پیش کی گئی ہے کہ خیراتی فنڈ میں سے پانچ فیصدی سرمایہ تعلیمی سینما کی ترویج کے لئے مخصوص کر دیا جائے جو پریوی کونسل کی سرپرستی میں قائم ہونگے اس سے مقصد یہ ہے کہ تفریح اور خصوصاً تعلیم اور صنعت و حرفت کی ترویج اور اشاعت کے تعلیمی سینما کو سہولت حاصل ہو۔

قسطینہ سے ۳۰ جون کی خبر ہے کہ شیخ احمد بزرگ کو جس نے عرصہ دراز تک حکومت عراق کیلئے مختلف پیچیدگیاں پیدا کر دی تھیں برطانیہ کی ہوائی طاقت نے ترکی سرحدوں میں داخل ہونے پر مجبور کر دیا جہاں اس نے اپنے آپ کو ترکوں کے حوالے کر دیا۔ اس کے ہمراہ اس کے بہت سے پیرو بھی گرفتار ہوئے ہیں۔

سیٹھ میاں حاجی چان محمد چوٹانی ۲۹ جون کو ۵۵ برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پا گئے۔ آپ عمارتی لکڑی کے شہور تاجر تھے اور کئی سال تک سرکاری خلافت کمیٹی کے صدر رہے۔

مولانا شفیع داؤدی نے آل انڈیا مسلم کانفرنس کی سرکاری شپ سے اس لئے استعفیٰ دیدیا ہے کہ کانفرنس کے ایگزیکٹو بورڈ کا اجلاس جو کانفرنس کے فیصلہ کے مطابق ۳ جولائی کو منعقد ہونا چاہئے تھا۔ صدر صاحب نے کیوں ملتوی کر دیا۔ ڈاکٹر مسعود اقبال صدر نے مولانا شفیع داؤدی کو تارویا ہے کہ نازک حالات نہ پیدا کیجئے اور اپنا استعفیٰ واپس لے لیں اکثریت کا مطالبہ یہ ہے کہ اجلاس ملتوی کر دیا جائے۔

بمبئی میں ہندو مسلم فساد برابر جاری ہے۔ ۳۰ جون ۱۰ کم جولائی کو فساد ہوا جس کے نتیجہ میں تیس مسلمان قتل اور ۳۵ کے قریب مجروح ہو گئے پھر ۲ جولائی کو فساد رونما ہوا۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان ہے کہ جب سے فرقہ وارانہ فسادات دوبارہ شروع ہوئے ہیں اتنا سخت فساد نہیں ہوا تھا۔ گیارہ ہلاک اور ایک سو کے قریب مجروح ہوئے جن میں پندرہ اشخاص گولیوں کے زخمی ہوئے ہیں۔ کارخانوں کے علاقہ میں بھی لڑائی شروع ہو گئی۔ لوٹ اور آتش زدگی کی وارداتیں بھی رونما ہوئیں نیز بیان کیا جاتا ہے کہ ہندوؤں کی طرف سے فساد زدہ علاقوں میں مسجدوں پر پتھر برسائے گئے۔ عملانوں کے ایک جنازے کے جلسوں کے موقع پر سخت فساد م ہو گیا اور پولیس کو کم از کم بارہ مرتبہ گولی چلانی پڑی۔

یونکرری ضلع کرنال میں گذشتہ دنوں جو فساد ہوا ۲۹ جون کو اس کی سماعت سر جی جی بیٹل مجسٹریٹ کی عدالت میں شروع ہوئی۔ ۹۸ ہندو ملزمان حاضر عدالت تھے۔ سرکاری وکیل نے ۵۲ ملزمان کے خلاف مقدمہ دائر کیا۔ لیکن کی تحریک پیش کی۔ جسے عدالت نے منظور کر لیا۔ اور ان کی رہائی کا حکم دیدیا۔ اب ۶ ملزمان کے خلاف مقدمہ کی سماعت شروع ہے۔